مغربی میڈیا اور اُمت مسلمہ

محمد فاروق چوہان

گذشتہ دو عشروں سے پاکستان سمیت عالم اسلام پر الیکٹرانک میڈیا کی یلغار ہے۔ نجی سطح پر ٹی وی چینلوں کے سیلاب کے ذریعے معاشرتی واخلاقی اقدار کو بدل کر رکھ دیا ہے۔ اگرچہ اخبارات ورسائل میں بھی روزافزوں ترقی کا عمل جاری رہا لیکن نجی ٹی وی چینلوں نے اسلامی ثقافت پر گہری ضرب لگانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

مغرب کا ہدف کیا ہے؟ اس کا اندازہ ایک فرانسیسی رسالے لے موندڈپلومیٹ میں شائع شدہ مضمون سے ہوسکتا ہے جس میں یہ واضح طور پر لکھا گیا ہے کہ ''اسلام کے خلاف جنگ صرف فوجی میدان میں نہیں ہوگی بلکہ ثقافتی اور تہذیبی میدان میں بھی معرکہ آرائی ہوگی''۔ امریکی فلمی مرکز ہالی ووڈ اسلام مخالف سازشوں کا مرکز گردانا جاتا ہے۔ ایک صدی سے زائد مدت سے یہاں فلموں کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت و کدورت، بغض وکینہ پوری دنیا میں پھیلایا جارہا ہے۔ بیسویں صدی کی آخری دو دہائیوں میں ہالی ووڈ نے مسلم دشمنی پر مبنی فلمیں 'ڈیلٹا فورس'، 'انتقام'، 'آسمان کی چوری' بنائیں، جب کہ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا تجرباتی ڈراما اسٹیج کرنے کے لیے ۱۹۹۲ء میں 'حقیقی جھوٹ' اور 'حصار' وغیرہ نامی فلمیں تیار کی گئیں۔ ان فلموں میں اسلام اور مسلمانوں کا تشخص بری طرح مجروح کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو امن دشمن اور دہشت گرد بنا کر پیش کیا گیا ہے۔ نائن الیون کے بعد امریکا اور مغربی ممالک نے اسلحہ ٹکنالوجی کے ساتھ ساتھ جدید میڈیا ٹکنالوجی کا سہارا لے کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈا مہم شروع کر رکھی ہے۔ امریکا عالم اسلام کے وسائل، معدنیات اور تیل پر قبضے کا خواہاں ہے۔ افغانستان اور عراق پر قبضہ اور نائن الیون کا خودساختہ ڈراما

اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ عالم اسلام پر امریکی جارحیت اور مغربی میڈیا کا بے بنیاد اور من گھڑت پروپیگنڈا چہار اطراف سے امتِ مسلمہ کے گرد گھیرا تنگ کرنے کے لیے کیا جا رہا ہے۔

مغرب نے دنیا بھر کی معیشت اور میڈیا پر اپنا قبضہ جما رکھا ہے۔ مصر سمیت کئی مسلم ممالک کے ٹی وی چینلز اور اخبارات مغرب کے زیر اثر ہیں۔ اسلام کے خلاف پروپیگنڈا اہم مغربی میڈیا کا مستقل موضوع ہے۔ کبھی مغربی ممالک کے اخبارات میں توہین آمیز خاکے شائع کیے جاتے ہیں اور کبھی ہالینڈ میں قرآن اور اسلامی شعائر کے خلاف فلمیں بنائی جاتی ہیں۔ مغربی میڈیا وقتاً فوقتاً مسلمانوں کو 'دہشت گرد'، 'جہادی' اور 'بنیاد پرست' ثابت کرنے کے لیے اپنی مہم چلائے رکھتا ہے۔

مسلم حکومتوں اور اداروں کا فرض ہے کہ وہ مغربی میڈیا کی یلغار کا مقابلہ کرنے کے لیے جامع پالیسی تشکیل دیں۔ عالم اسلام کے حکمرانوں کی بے حسی کا یہ عالم ہے کہ اس اہم مسئلے سے پہلوتہی برتی جا رہی ہے۔ آج میڈیا کے محاذ پر سر جوڑ کر بیٹھنے کی ضرورت ہے۔ مسلم تنظیموں اور اسلامی تحریکوں کو میڈیا کے میدان میں سرگرم عمل ہونا چاہیے اور اپنے اپنے دائرے میں ایسے افراد تیار کرنے چاہییں جو میڈیا ٹکنالوجی کو سمجھ سکیں اور تعمیری جواب دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

وقت کا تقاضا ہے کہ مسلم ممالک اپنی روایات، ثقافت اور نظریاتی اساس کے پیش نظر اپنی میڈیا پالیسی ترتیب دیں۔ حالات حاضرہ کے پروگرام 'ٹاک شو' قومی و نظریاتی تقاضوں سے ہم آہنگ ہونے چاہییں۔ پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا کو مغرب کی اندھی تقلید اور نقالی نہیں کرنی چاہیے۔ ٹی وی ڈراموں میں اسلامی تاریخ و ثقافت کو پروان چڑھانا چاہیے۔ اگر احساس زندہ ہو تو آج بھی مثبت اور تعمیری تفریح کو مسلم ممالک میں فروغ دیا جاسکتا ہے۔ تعمیری، اصلاحی، تاریخی اور معلوماتی پروگرام تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ فلم کے میدان میں ایران نے خاصی ترقی کی ہے اور عالمی ایوارڈ بھی حاصل کیے ہیں۔ ایسی فلمیں جو اصلاح و تطہیر کا فریضہ سرانجام دیں اور جن کے ذریعے اسلامی معاشرے میں تعلیم و تربیت کا عمل بڑھ سکے ان کو مسلم ممالک میں رواج دینے کی ضرورت ہے۔

مغرب کی یہ حکمت عملی رہی ہے کہ وہ امتِ مسلمہ کے جذبات کو جانچنے کے لیے پرنٹ و الیکٹرانک میڈیا میں ایشوز اٹھاتا رہتا ہے۔ اسلامی شعائر کی توہین کی جاتی ہے، تو مسلم دنیا میں احتجاجی مظاہروں کے ذریعے ہی ردِعمل سامنے آتا ہے، لیکن میڈیا کے ذریعے اس کا جواب نہیں دیا

جاتا۔ مسلم دنیا کو الیکٹرانک میڈیا اور انٹرنیٹ پر اسلامی تشخص کو عام کرنے اور مغربی پروپیگنڈے کا مؤثر جواب دینے کے لیے اپنے دائرہ کار اور کاوشوں کو مؤثر اور منظم انداز میں بڑھانے کی ضرورت ہے۔

مسلم ممالک اور مغرب میں موجود مسلم تنظیمیں بڑے محدود دائرے میں میڈیا کا کام کر رہی ہیں۔ مغرب نے جس سطح پر میڈیا سے کام لیا ہے، وہ مغربی ایجنڈا دنیا پر مسلط کرنے کے لیے خاصا کارگر ثابت ہوا ہے۔ مسلم تنظیموں، اداروں اور تحریکوں کے لیے بے حد ضروری ہے کہ میڈیا کے لیے مناسب بجٹ مختص کریں۔ الیکٹرانک میڈیا بالخصوص ٹی وی چینلوں کو ہدف بنا کر کام کیا جائے۔ 'پروڈکشن ہاؤس' کے ذریعے اینکر پرسنز اور پروڈیوسرز کی تربیت کا بندوبست کیا جائے۔ آیندہ ۱۰سال کا منظرنامہ سامنے رکھا جائے تو مسلم دنیا میں الیکٹرانک میڈیا میں ایسے افراد بڑی تعداد میں دستیاب ہوسکیں گے جو قومی و دینی سوچ اور نظریاتی شناخت کے حامل ہوں گے۔

مسلم ممالک میں تنظیموں اور اداروں کو 'میڈیا تھنک ٹینک' کا قیام عمل میں لانا چاہیے، ایسے 'میڈیا تھنک ٹینک' جو مغرب سے مکالمہ کرسکیں۔ امریکا اور یورپ کے 'میڈیا تھنک ٹینک' اسلام مخالف پروپیگنڈے میں پیش پیش ہیں۔ میڈیا تھنک ٹینک کے ذریعے مغربی پروپیگنڈے کا توڑ کیا جاسکتا ہے اور حالات و واقعات کی اصل تصویر دنیا کے سامنے پیش کی جاسکتی ہے۔

مسلم دنیا کے ذرائع ابلاغ کے منتظمین اپنی سطح پر محدود دائرے میں کام کر رہے ہیں۔ مکمل ادراک (وژن) نہ ہونے اور مؤثر حکمتِ عملی سے تہی دامن ہونے کی وجہ سے اس کے اثرات صحیح طور پر مرتب نہیں ہو رہے۔ مسلم ممالک کی تنظیموں، اداروں اور تحریکوں کے میڈیا سے متعلق افراد کے نیٹ ورک کو منظم اور مربوط کرنے کی اشد ضرورت ہے جس کے لیے انٹرنیشنل میڈیا کانفرنس کا انعقاد کیا جائے۔ اگر عالم اسلام کی 'میڈیا کانفرنس' کا انعقاد ایک تسلسل سے ہو تو نہ صرف میڈیا کے میدان میں پیش رفت کا جائزہ لیا جاسکتا ہے بلکہ درپیش چیلنجوں کے لیے مؤثر حکمت عملی بھی تشکیل دی جاسکے گی۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں الیکٹرانک میڈیا اور انٹرنیٹ کی ٹکنالوجی پھیلنے سے مطالعے کا رجحان کم ہوگیا ہے۔ اب لوگ ٹی وی چینلوں اور انٹرنیٹ کے ذریعے معلومات اور تفریح حاصل کرتے ہیں۔ پاکستان سمیت مسلم دنیا کے لیے ناگزیر ہے کہ جدید ٹکنالوجی کے ذریعے دنیا بھر میں اسلام کے حقیقی پیغام کو عام کریں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے جدید خطوط پر پروگراموں کی

تیاری کے لیے 'پروڈکشن ہاؤس' بنانے چاہییں۔ اس کی ایک کامیاب مثال Peace TV کی ہے، جہاں سے نشر ہونے والے پروگرامات پاکستان سمیت دنیا بھر میں بڑے پیمانے پر پھیل چکے ہیں۔ مختلف ممالک میں ایسے ٹی وی چینلوں کو قائم کرنے کی طرف توجہ دینے کی بھی ضرورت ہے جو معاشرے کی تعلیم و تربیت اور شعور و آگہی کو پروان چڑھا سکیں۔

اسلامی دنیا میں میڈیا سے وابستہ افراد کی فنی تربیت اور میڈیا کو عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ایسے معیاری 'میڈیا انسٹی ٹیوٹ' قائم کرنے بھی ضرورت ہے جو ایسے افراد تیار کرسکیں جو اسلامی تہذیب و ثقافت کو پروان چڑھانے میں اپنا کردار ادا کرسکیں۔

امریکا اور یورپ میں الیکٹرانک میڈیا کے میدان میں جدید ٹکنالوجی کا استعمال بڑھتا جارہا ہے۔ اب تو امریکا اور یورپ میں شہروں کی سطح پر حکومت اور این جی اوز کی سرپرستی میں پبلک براڈ کاسٹنگ سنٹر بنائے جارہے ہیں۔ ان ٹریننگ سنٹروں میں میڈیا سے دل چسپی رکھنے والے افراد کو اینکر پرسنز، پروڈیوسرز، سکرپٹ رائٹرز اور کیمرہ و ایڈیٹنگ کی تربیت دی جاتی ہے۔ اس تناظر میں پاکستان سمیت مسلم ممالک میں بھی ایسے پبلک براڈ کاسٹنگ سنٹرز کا قیام ضروری ہے۔ ان نشری تربیتی مراکز سے بہترین اینکر پرسنز، پروڈیوسر اور دیگر باصلاحیت افراد تیار کیے جاسکتے ہیں جو مسلم دنیا میں گہرے شعور و ادراک کے فروغ کے لیے کام کرسکیں۔

مغربی میڈیا کی جدید ٹکنالوجی کے جواب میں اگرچہ عالم اسلام میں بھرپور پیش رفت نہیں ہوسکی، تاہم سعودی عرب، کویت، قطر اور ترکی نے میڈیا کے میدان میں پیش رفت کی ہے۔ انٹرنیٹ اور ٹی وی چینلوں کے ذریعے اسلام کی دعوت احسن انداز میں پیش کی جارہی ہے۔ تاہم مسلم ممالک میں جدید میڈیا ٹکنالوجی سے ابھی تک خاطر خواہ استفادہ نہیں کیا جاسکا۔ الیکٹرانک میڈیا کے میدان میں پیش رفت کے لیے مؤثر اور جامع حکمتِ عملی کی ضرورت ہے۔ اسلامی تحریکیں، میڈیا ادارے اور مسلم تنظیمیں ہر سطح پر اس کے لیے بھرپور کردار ادا کرسکتے ہیں۔ مسلم دنیا اگر مجوزہ سفارشات اور خطوط پر منظم اور احسن انداز میں اقدامات اُٹھائے تو اُمت مسلمہ میڈیا کے محاذ پر درپیش چیلنج کا بھرپور اور مؤثر جواب دے سکے گی۔